غزلیں

ڈاکٹر بختیار نوازؔ

بستی بستی گھوم رہا ہوں میں جس کی تصویر لئے
مجھکو ملا ہے آج وہ لیکن آنکھوں میں تحقیر لئے
سلگ رہا ہے لمحہ لمحہ ہر جانب بارود کا ڈھیر
میرا بچہ گھوم رہا ہے لکڑی کی شمشیر لئے
قید کیا تھا شب بھر میں نے جگنو اپنے ہاتھوں میں
آنکھ کھلی تو جھوم رہا ہوں زخموں کی تنویر لئے
لوگ سبھی موجود وہاں تھے دنیا کی دولت کے ساتھ
محفل میں اک میں تھا اپنے لفظوں کی جاگیر لئے
خود سے بھاگ کے آخر کتنی دور تلک جا پاؤں گا
دنیا سامنے آجاتی ہے رشتوں کی زنجیر لئے
تقدیروں کا مالک ہم کو دیکھ رہا تھا حیرت سے
دوار پہ پنڈت کے جب پہنچا ہاتھوں کی تحریر لئے
صدیوں سے خوابوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں لوگ نوازؔ
ملتا کوئی نہیں ہے لیکن خوابوں کی تعبیر لئے

☆☆☆

معلوم نہیں اس کو وہ کیا مانگ رہا ہے
جو اپنی تمنّا سے سوا مانگ رہا ہے
احساس ندامت سے جھکائے ہوئے سر کو
وہ اپنے گناہوں کی سزا مانگ رہا ہے
زخموں سے بدن چور ہے اس شخص کا لیکن
کلیوں کے لئے بادِ صبا مانگ رہا ہے
جن ہاتھوں کو چوڑی بھی میسّر نہیں ہوئی
کیوں اس کے لئے رنگِ حنا مانگ رہا ہے
تعبیر ہی جب کوئی میسّر نہیں تجھ کو
کیوں اپنے لئے خواب نیا مانگ رہا ہے

12/461، تیلیانہ، بجرڈیہہ، بنارس، وارانسی-221109 یوپی موبائل 09336900864

سید مستجاب عباس زیدی (شوقؔ چاندپوری)

ہر اک سے درد کا رشتہ دکھائی دیتا ہے
کسی کا زخم ہو اپنا دکھائی دیتا ہے
چراغ بجھتا ہوا سا دکھائی دیتا ہے
وجود اپنا سمٹتا دکھائی دیتا ہے
جو چل رہا ہے زمانے کو آج ٹھکرا کر
ضرور واقفِ دنیا دکھائی دیتا ہے
نظر جہاں جہاں کروگے وا اپنی
اُسی کے نور کا جلوہ دکھائی دیتا ہے
نظر کا تیر، جگر کے داغ، جہان آرزو
ہمیں اس آنکھ سے کیا کیا دکھائی دیتا ہے
ادب کی محفلیں معدوم کیا ہوئیں جب سے
رنگِ شاعری گرتا دکھائی دیتا ہے
ثبات کس کو ہے تغیّر کے اس زمانے میں
ہمیں پہاڑ بھی چلتا دکھائی دیتا ہے
بتا رہی ہیں ہوائیں یہ شوقؔ آ آ کر
ہر کوئی زخم میں ڈوبا دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

جو بڑھ گیا ہے کبھی مڑ کے دیکھتا ہی نہیں
پلٹ کے دیکھنا جیسے کہ خوش ادا ہی نہیں
میں اجنبی کی طرح رہتا ہوں اس طرح خود میں
کہ جیسے شہر یہ میرے واسطے بنا ہی نہیں
نہ کوئی ربط، نہ تعلق، نہ دعا و سلام
کسی طرح کا اب اُس سے سلسلہ ہی نہیں
دیا فریب اُسے کس نے کچھ پتہ تو چلے
سوائے نام کے کسی سے وہ بولتا ہی نہیں
جلائے بیٹھے ہو راہوں میں کیوں چراغوں کو
گیا جو دور اسے ادھر سے لوٹنا ہی نہیں
کنارے سوکھ گئے انتظار شوقؔ میں کب کے
تیرے خلوص کا دریا ابھی بہا ہی نہیں

366، تلک نگر، اُرئی، جالون-285001 (یوپی) موبائل 07398073489

رشتے (Relationships)

نسرین ایف-انور

یہ رشتے بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں چل جائیں تو زندگی بھر چلتے ہیں اور ٹوٹنے پر آئیں تو پل میں دیر نہیں لگاتے۔ رشتے جہاں سکھ کا باعث ہوتے ہیں وہیں دکھوں کے لئے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایک وقت ہوتا ہے جن رشتوں سے ہمیں سکھ ملتا ہے وہی رشتے ہمیں درد دیتے ہیں اور ہمیں ہر پل یہ احساس دلاتے ہیں کہ ہم اب اسی درد کے قابل ہیں اور اب اسی درد میں ہمیں جینا ہوگا۔ رشتوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ماں باپ کا رشتہ جو سب سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور ان کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی بہن بھائی کے رشتے ہیں۔ پیار محبت، جھگڑا، ناراضگی، پھر دوستی یہ سب چلتا رہتا ہے۔

ایسا ہی ایک رشتہ جیون ساتھی کا ہوتا ہے جسے کئی بار ہم چنتے ہیں اور کئی بار ہمارے ماں باپ چنتے ہیں۔ اکثر ہی تو یہ رشتہ ماں باپ ہی چنتے ہیں۔ پر کئی بار ہم خود بھی اپنا جیون ساتھی چن لیتے ہیں اور زندگی کو ایک خوبصورت خواب کی طرح سوچتے ہوئے ایک نئی زندگی کی شروعات کرتے ہیں۔

رشتوں کی سچائی صحیح معنوں میں تب سامنے آتی ہے جب ہم رشتہ برتتے ہیں۔ دور رہ کر یا صرف نام کے رشتے ہوں تو کہاں پتہ چلتا ہے۔ انسان اور رشتے کی پرکھ اور اہمیت تب پتہ چلتی ہے جب ہم ساتھ رہتے ہیں۔ جس رشتے کو اپنانے کے لئے کئی بار ہم اپنوں سے ٹکرا جاتے ہیں کبھی بھاری دلیلیں دے کے، کبھی ناراضگی ظاہر کرکے۔ ہم اپنا جیون ساتھی چننے کے لئے ہر حد سے گزرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

زندگی میں سب کچھ آسانی سے نہیں ملتا اور جب مل جاتا ہے تو اس کی جیسے قدر کھونے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کا رشتہ بہت خوبصورت بنایا ہے پر یہ رشتہ جتنا مضبوط ہوتا ہے اتنا ہی کچے دھاگے سا کمزور بھی ہوتا ہے۔ جس رشتہ کو باندھنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو شامل کیا جاتا ہے اسی رشتے کی قدر کھونے لگتی ہے۔ جب دو فریق ساتھ رہتے ہیں تو ایک دوسرے کی کمزوریوں پر ہی زیادہ چوٹ کرتے ہیں۔ خوبیوں کی طرف کم دھیان دیتے ہیں۔ ان ہی کمزوریوں کو لے کر چوٹ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر چوٹ کرتے ہیں، طنز کے تیر چلاتے ہیں اور یہ خوبصورت رشتہ اپنی قدر کھونے لگتا ہے۔ مرد اپنی برتری دکھانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا۔ اپنی اسی برتری کے چکر میں وہ کبھی بیوی پر ظلم کرتا ہے اور ہر حربہ اپناتا ہے۔ اس بیوی پر جسے کتنی چاہت سے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔ اور ایسا کرکے وہ کبھی احساس بھی نہیں کرتا کہ وہ بیوی کی عزتِ نفس کچلتا ہے۔

اللہ نے عورت کو صبر اور محبت کا بنایا ہے لیکن عورت بیچاری اس رشتے کو محبت اور صبر سے نبھاتے نبھاتے خود کو فنا کرتی رہتی ہے۔ جہاں اس کے خود کے ارمان، خود کی خواہش مرنے لگتی ہے وہیں وہ خود سے بیزار اور لاپرواہ ہو جاتی ہے۔

اس زمانہ میں جہاں دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے عورت نے خوب ترقی کی ہے پر کہیں نہ کہیں عورت آج بھی وہی پرانی عورت کے روپ میں جی رہی ہے مظلوم، عزت نفس سے لڑتی ہوئی۔

کاش عورت کی بھی زندگی سنور جاتی۔ اللہ ان مردوں کو ہدایت دے اور عقل وشعور دے کہ عورتیں بھی انسان ہوتی ہیں ان کی بھی عزت نفس ہوتی ہے، ان کو ٹھیس لگتی ہے۔ عورت کی عزت کریں اور اس قیمتی رشتے کی قدر کریں۔ کیوں کہ رشتے بہت قیمتی ہوتے ہیں ان کو زندگی میں اہمیت دینی چاہئے۔

9729، نواب گنج، آزاد مارکیٹ، دہلی-110006 موبائل 9212379133

غزلیں

عظیم الدین عظیمؔ

عظیمؔ خامیاں تیری جو روبرو کھدے
اُسے تو اپنا مخالف شمار مت کرنا

تجھ کو بھلا نہ پاؤنگا محسن کسی طرح
مجھ سے نہ ہو سکے گا ادا رِن کسی طرح
حالت یہ ہوگئی ہے مری آپ کے بغیر
مشکل سے کاٹ پایا ہوں دو دن کسی طرح
رکھا ہے اضطراب میں طوفانِ آرزو
ہوتے نہیں وبال یہ ساکن کسی طرح
پردہ اٹھا کے راز سے بے مول ہوگیا
اچھا تھا اس کو رکھتا میں باطن کسی طرح
شہرت ہمارے حق میں نہ ہوتی وبالِ جان
رہتی جو دور ہم سے یہ ڈائن کسی طرح
تم نے عظیمؔ اس پہ ہی کر ڈالا اعتبار
جو ہونے کے لائق نہ تھا ضامن کسی طرح

مجبور ہو کے درد کا مارا کسی طرح
کر ڈالا معذرت کا اشارا کسی طرح
شاید کہ ہاتھ آئیں پشیمانیاں اُسے
نادم ہوا خطا پہ بچارا کسی طرح
چہرے پہ اس کے پہلی سی شادابیاں کہاں
کرنے کو کر رہا ہے گزارا کسی طرح
جو فصلِ گل ہوئی ہے نگاہوں سے دور دور
اے کاش لوٹ آئے دوبارا کسی طرح
موجوں میں ہے گھرا ہوا ہر سمت سے وہ آج
لگ جائے ہاتھ اس کو کنارا کسی طرح
اپنی وفا،وقار کو رسوا کروں عظیمؔ
ہوگا نہ میرے دل کو گوارا کسی طرح

دھرم پور، برن پور، ضلع بردوان-713325 (مغربی بنگال) موبائل09832013794

اقوالِ زرّیں

حضرت عائشہ صدیقہؓ

۱۔ جب معدہ بھر جاتا ہے تو قوتِ فکر کمزور ہو جاتی ہے اور حکمت اور دانش کی صلاحتیں گونگی پڑ جاتی ہیں۔
۲۔ مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ

۳۔ کسی شخص کے اخلاق پر بھروسہ نہ کرو، جب تک کہ غصے کے وقت اسے آزمانہ لو، کسی کی دیانت داری پر اعتماد نہ کرو، جب تک طمع کے وقت اسے آزمانہ لو۔
۴۔ لالچ کرنا مفلسی، بے غرض ہونا امیری اور بدلہ نہ چاہنا صبر ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاؒ

۵۔ حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھنی چاہئے۔
۶۔ والدین کا قہر اللہ تعالیٰ کا قہر ہے، جس فرزند سے والدین راضی نہیں، اس سے اللہ بھی راضی نہیں۔

رباعیات

ڈاکٹر قمر رئیس بہرائچی

مفلس کیا زردار نہیں پڑھتے ہیں
عالم اور فنکار نہیں پڑھتے ہیں
کیسے عاشق ہیں یہ اردو والے
اردو کا اخبار نہیں پڑھتے ہیں

محفل میں سب سے جا کے ملتے ہیں
چہرے پر چہرہ لگا کے ملتے ہیں
دشمن میں، یار میں، نہیں کوئی فرق
سب کے سب تو مسکرا کے ملتے ہیں

عاقل سے مختلف ہے جاہل کی سوچ
جس کا جیسا قد، اسکی ویسی سوچ
ماحول کا ہوتا ہے اثر کس پر، مگر
سب سے اچھا وہ ، جس کی اچھی سوچ

غزل

خوبصورت کوئی لمحہ نہیں ملنے والا
ایک ہنستا ہوا چہرہ نہیں ملنے والا

بے سبب اپنی نگاہوں کو پشیماں نہ کرو
وقت کی بھیڑ میں اپنا نہیں ملنے والا

سب مرا درد تو محسوس کریں گے لیکن
مری خاطر تو مسیحا نہیں ملنے والا

بس یوں ہی ریت پہ چلتے رہو تشنہ کاموں
تم کو چڑھتا ہوا دیا نہیں ملنے والا

جانے کیا رنگ بدل لے وہ ستمگر اپنا
اب کسی سے کہیں تنہا نہیں ملنے والا

پیکرِ حسن بہت مجھکو ملیں گے لیکن
ہاں کوئی آپ کے جیسا نہیں ملنے والا

اے قمر تم نے چراغوں کو بجھایا کیوں کر
اِن اندھیروں میں تو سایہ نہیں ملنے والا

۳۳۹، بڑی ہاٹ، بہرائچ-۲۷۱۸۰۱ (یوپی) موبائل8874656384

غزل

سلام بنارسی

ملنا ہے تو آ رسم رفاقت ہے کبھی دیکھ
کیا اس کے لیے بھی تجھے فرصت ہے کبھی دیکھ

سازش تو بہرحال ترے کام نہ آئی
ممکن ہو تو اک لفظ محبت ہے کبھی دیکھ

یوں دست دعا لاکھ اٹھاتا ہے اٹھائے
با دیدۂ نم حسن عبادت ہے کبھی دیکھ

دل میں قدم اور یہی راہ گزر میں
منزل پہ پہنچ کی بھی راحت ہے کبھی دیکھ

بے یارو مددگار بھی ہے کوئی سلام آج
کس کس کی ہوئی تجھ پہ عنایت ہے کبھی دیکھ

J-21/235، رسول پورا، وارانسی-221001 یوپی موبائل 9389080765

غزلیں

ڈاکٹر ممنونؔ حسن خاں

مجھ کو عہدِ نَو کی یہ تبدیلیاں اچھی لگیں
صبح کو اسکول جاتی بچیاں اچھی لگیں

شہد میں بھیگے ہوئے الفاظ لہجے پھول سے
مجھ کو اپنے دیس کی سب بولیاں اچھی لگیں

سربلندی جب مری تقدیر کا حصہ بنی
ہاتھ ملتی سر پٹکتی پستیاں اچھی لگیں

بزم میں اُس کی نگاہِ لطف جب مجھ پر اُٹھی
دوستوں کے درمیاں سرگوشیاں اچھی لگیں

آنے والے وقت کا جب جائزہ میں نے لیا
اپنے بچوں کی مجھے تیاریاں اچھی لگیں

تبصرے کرتے ہیں اہلِ علم یہ کچھ کم نہیں
اپنی تحریروں پہ نکتہ چینیاں اچھی لگیں

دشت منزل تھا مگر ممنونؔ دورانِ سفر
تھوڑی تھوڑی دور پر آبادیاں اچھی لگیں

محلّہ ملاّ کھیل، نزد مسجد خرما، شاہجہاں پور-242001 (یوپی) موبائل: 09305850256

رضوان الرضا رضوانؔ

جو زندگی کی تھی اک کہانی وہ میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے
کچھ اپنے بارے میں تم بتاؤ کہ میں نے سب کچھ بتادیا ہے

یقین کرلو بہت ہے مشکل محبتوں کی ڈگر پہ چلنا
مگر قدم سے قدم ملاکر کسی نے چلنا سکھا دیا ہے

تمام راتیں اسی کی یادوں سے آج تک جگمگا رہی ہیں
کسی نے آکر جو ایک شب خواب میں مرے مسکرادیا ہے

بہت عجیب ہے یہ دل کا قصہ کہ جس میں آدھا ہے اس کا حصہ
کبھی کسی کو ہنسا دیا ہے کبھی کسی کو رلا دیا ہے

کبھی جو مانگا کسی سے میں نے وصال کا ایک آدھ لمحہ
قدم کو پیچھے ہٹا دیا ہے کچھ اور وقفہ بڑھا دیا ہے

ہزار رستے ہزار منزل ہزار چہرے ہیں اور محفل
ملیں جو تنہائیاں تو رضوانؔ چراغ دل کا جلا دیا ہے

طبیہ کالج، کٹولی، ملیح آباد، لکھنؤ-226102 (یوپی) موبائل 08090551105

رئیس الدین رئیس

حمد

میرے زبان و نطق بھی تیرے، تیرے ہی یہ لب اللہ
حرف و لفظ جہاں میں جتنے، تیرے ہی ہیں سب اللہ

تیری مٹّی، تخم بھی تیرا، تیری نمو اور تیرا پیڑ
لیکن ان میں ایک تو ہوتا میرے برگِ طرب اللہ

میں نے عمر کی سب سانسوں میں تیرا ہی اک نام لیا
غافل تو خود سے بھی نہیں تھا بھولا تجھ کو کب اللہ

میری آنکھیں، میری نیندیں، جاگنا سونا سب تیرا
تیری ہی سب صبحیں بھی تیری ہی ہر شب اللہ

تیری عنایت سے کہتے ہیں مجھ کو رئیس الدین رئیس
تیری عطا سے ہوا ہے روشن میرا نام و نسب اللہ

J-65، سفینہ اپارٹمنٹ، میڈیکل روڈ، علی گڑھ-202002 (یوپی)
موبائل 9808680026

نعت

تازگی گلشنِ کونین میں ہر سو جاگے
ذکر سرکارؐ ہو کچھ ایسے کہ خوشبو جاگے

اُنؐ کے الفاظ نے دنیا کو اجالا بخشا
جس طرح ظلمتِ شب تاب میں جگنو جاگے

تجھ کو خاطر میں نہ لائیں گے فدایانِ رسولؐ
لاکھ اے گردشِ دوراں ترا جادو جاگے

اب تو روضے کی زیارت ہونصیب آنکھوں کو
آج آنکھوں میں سلگتے ہوئے آنسو جاگے

ہو کرم شاہ اُممؐ ازم گہہ ہستی میں
تازہ ایماں ہو مرا غیرت بازو جاگے

تھام لے دست عمل سے رئیسؔ اُنکا دامن
جاگے سوئی ہوئی تقدیر اگر تُو جاگے

۵/جون	:	عالمی یوم ماحولیات
۱۲/جون	:	بچہ مزدوری کے خلاف عالمی یوم
۱۴/جون	:	خون کا عطیہ دینے والوں کا عالمی یوم
۱۹/جون	:	عالمی یوم فادرس (باپ) ڈے
۲۰/جون	:	عالمی یوم پناہ گزین (مہاجرین)
۲۳/جون	:	عالمی یوم بیوہ
۲۶/جون	:	عالمی یوم منشیات وغیر قانونی نقل و حرکت
۲۷/جون	:	عالمی یوم جنگلات
۱۱/جولائی	:	عالمی یوم آبادی
۱۸/جولائی	:	بین الاقوامی یوم نیلسن منڈیلا
۳/اگست	:	عالمی یوم دوستی (فرینڈ شپ)
اگست کا پہلا ہفتہ	:	ماں کے دودھ کا عالمی ہفتہ
اگست کا پہلا اتوار	:	عالمی یوم دوستی
۱۲/اگست	:	عالمی یوم نوجوانان
۱۵/اگست	:	عالمی یوم ہیروشیما ڈے
۱۹/اگست	:	عالمی یوم فوٹی گرافی
۲۰/اگست	:	عالمی یوم مچھر کُشی
۸/ستمبر	:	عالمی یوم خواندگی-یومِ خدمات
۱۰/ستمبر	:	عالمی یوم انسداد خودکُشی
۲۱/ستمبر	:	عالمی یوم امن
۲۵/ستمبر	:	عالمی یوم قلب
۲۷/ستمبر	:	عالمی یوم سیاحت
یکم/اکتوبر	:	عالمی یوم رضا کارانہ عطیہ خون
یکم/اکتوبر	:	عالمی یوم معمرین
یکم/اکتوبر	:	عالمی یوم عدم تشدد
۵/اکتوبر	:	عالمی یوم رہائش

اکتوبر کی ہر دوسری جمعرات	:	عالمی یوم بصارت
۱۰/اکتوبر	:	عالمی یوم نفسیاتی صحت
۱۰/اکتوبر	:	عالمی یوم ڈاک
۱۳/اکتوبر	:	عالمی یوم آرتھرائیٹس
۱۶/اکتوبر	:	عالمی یوم غذا (خوراک)
۲۱/اکتوبر	:	عالمی یوم کمی آیوڈین عوارضات
۲۱/اکتوبر	:	عالمی یوم شہیدان
۲۳/اکتوبر	:	عالمی یوم معیارات
۲۴/اکتوبر	:	عالمی یوم تنظیم اقوام متحدہ (UNO)
۲۴/اکتوبر	:	عالمی یوم پولیو
۲۷/اکتوبر	:	عالمی یوم ہاتھ دھونا
۳۰/اکتوبر	:	عالمی یوم بچت
۳۱/اکتوبر	:	عالمی یوم قومی یکجہتی
۲/نومبر	:	عالمی یوم نمونیا
۷/نومبر	:	عالمی یوم کینسر بیداری
۱۱/نومبر	:	عالمی یوم اردو زبان
۱۴/نومبر	:	عالمی یوم ذیابطیس
۱۶/نمبر	:	عالمی یوم مرگی
۱۹/نومبر	:	عالمی یوم بیت الخلاء
۲۴/نومبر	:	عالمی یوم فلیگ ڈے
یکم/دسمبر	:	عالمی یوم ایڈز
۳/دسمبر	:	عالمی یوم معذورین
۱۰/دسمبر	:	عالمی یوم انسانی حقوق
۲۴/دسمبر	:	عالمی یوم قومی صارفین

۸۲۶، رحیم منزل، شاہ گنج، حیدرآباد۔۵۰۰۰۰۲ (آندھرا پردیش)

ہمارے قومی دن اور عالمی یوم

محمد رضی الدین معظم

ہمارے قومی دن

۱۵؍جنوری	:	قومی آرمی ڈے (یوم افواج)
۲۴؍جنوری	:	لڑکیوں کا قومی دن
۲۵؍جنوری	:	یوم قومی رائے دہندگان
۲۶؍جنوری	:	یوم جمہوریۂ ہند
۳۰؍جنوری	:	قومی یوم انسداد جذام
۳۰؍جنوری	:	قومی یوم شہیداں
۲۴؍فروری	:	قومی سنٹرل اکسائیز ڈے
۲۳؍مارچ	:	یوم شہادت
۵؍اپریل	:	قومی یوم بحریہ
۱۵؍اگست	:	قومی یوم آزادیٔ ہند
۱۹؍اگست	:	قومی یوم ہندستان چھوڑو تحریک
۲۰؍اگست	:	قومی قوم سد بھاؤنا دِوس
۵؍ستمبر	:	قومی یوم اساتذہ (ٹیچرس ڈے)
۱۴؍ستمبر	:	قومی یوم ہندی دِوس
۲۴؍ستمبر	:	قومی یوم خدمات
۲؍اکتوبر	:	گاندھی جینتی و یوم شہیدان
۱۰؍اکتوبر	:	یوم قومی ڈاک
۲۱؍اکتوبر	:	قومی یوم شہیدان پولیس
۳۱؍اکتوبر	:	قومی یوم قومی یکجہتی
۷؍نومبر	:	قومی یوم بیداریٔ کینسر
۱۱؍نومبر	:	قومی یوم اقلیتی بہبود و قومی یوم تعلیم
۱۴؍نومبر	:	قومی یوم اطفال (چلڈرنس ڈے)
۱۵؍نومبر	:	قومی یوم فیل پا

عالمی یوم

۴؍فروری	:	عالمی یوم کینسر
۱۴؍فروری	:	عالمی یوم ویلنٹائن ڈے
۱۵؍فروری	:	عالمی یوم کینسر برائے اطفال
۲۱؍فروری	:	عالمی یوم مادری زبان
۸؍مارچ	:	عالمی یوم خواتین
۱۲؍مارچ	:	عالمی یوم موتیابند
۱۵؍مارچ	:	عالمی یوم امور صارفین
۲۱؍مارچ	:	عالمی یوم جنگلات
۲۲؍مارچ	:	عالمی یوم آب
۲۳؍مارچ	:	عالمی یوم موسمیات
۲۴؍مارچ	:	عالمی یوم دق (T.B.)
۷؍اپریل	:	عالمی یوم صحت عامہ
۱۰؍اپریل	:	عالمی یوم ہومیوپیتھی علاج
۱۸؍اپریل	:	عالمی یوم میراث
۲۲؍اپریل	:	عالمی یوم کرۂ ارض
یکم؍مئی	:	عالمی یوم مزدوران
۸؍مئی	:	عالمی یوم ریڈکراس
۱۱؍مئی	:	عالمی یوم مدرز (ماں) ڈے
۲۴؍مئی	:	عالمی یوم دولت مشترکہ
۳۱؍مئی	:	عالمی یوم مخالف تمباکو (ترک سگریٹ نوشی)

میں ٹائم کا پتا نہ چلا، اگلے دن رانی کا برتھ ڈے بھی ہے، اس لئے واپس لوٹ آیا۔ میں اگلے سنڈے کو آنے کی کوشش کروں گا۔‘‘ داداجان کو جب یہ خبر ملی تو انھوں نے ایک لمبی سانس لے کر اپنے ہاتھ کو ماتھے پر دے مارا، پھر اپنے سرہانے سے ٹٹول کر چشمہ نکالا۔ اپنے سینے پر رکھا اور لحاف اوڑھ کر سو گئے، ہمیشہ کے لئے۔

جیسے ہی وہ بریلی پہنچا تو اُس کے ابوجان نے اس کو فون پر بتایا کہ دادا چلے گئے۔ آفس جانے کی فکر کے ساتھ ساتھ رانی کی برتھ ڈے کی فکر سے اس کا سر چکرا گیا۔ رانی نے تھکان کے باعث لکھنؤ جانے سے انکار کرتے ہوئے صلاح دی کہ تم فوراً ٹیکسی پکڑ کر ابھی نکل جاؤ......! مٹّی جلد کرا کر فوراً چل دو گے تو یہاں کے دونوں کام بڑی آسانی سے نبٹ جائیں گے۔ اس نے کلائی گھما کر گھڑی دیکھی اور بوجھل قدموں سے باہر نکل گیا۔ صبح سات بجے لکھنؤ پہنچ کر جب اس نے اپنے دداجان کا لحاف ہٹایا تو لگا کہ داداجان گہری نیند سو رہے ہیں۔ اس نے لحاف فوراً ڈھاک کر ابو کی جانب رخ کر کے دریافت کیا ’’ہے دیر کتنی مٹّی میں؟‘‘

☆☆☆

12/34، سوئی کٹرہ، آگرہ-282003 (یوپی)، موبائل: 09319529720

نظم

شمعِ حیات

کبھی گیتوں سے الفت تھی،
وہ میری کائنات تھی،
لیکن،
آج دھرتی کی ہر گونج میری آواز ہے،
جس کو کہیں بھی سنا جا سکتا ہے،
اور، میرے وجود کا یہ انداز ہے
جو کسی بھی نقطۂ نظر سے دیکھا جا سکتا ہے
کسی بھی سطحِ نظر سے سمجھا جا سکتا ہے
پھر مجھے کوئی گمراہ کر سکے؟
یہ کیسے ممکن ہے
بس! میری شمعِ حیات کی لو کو
مستقل جلنے دو
اور ظلمت کدۂ عالم کو انوار سے معمور اور مزیّن کرنے دو

(الحاج پروفیسر سید فضل امام رضوی)

451/26/3، امامیہ مارگ، جعفریہ کالونی، مفتی گنج، لکھنؤ 226003 موبائل 9415316152

غزل

سلامؔ بنارسی

خود سے مل صورتِ تعمیر نکل آئے گی
خود بہ خود خواب کی تعبیر نکل آئیگی

دل میں امید نگاہوں میں چمک ہے گویا
پھر ملاقات کی زنجیر نکل آئے گی

گر کہیں نظرِ عنایت وہ ادھر کر دینگے
میرے حق میں مری تقدیر نکل آئے گی

بن گئی بات تو دیکھیں گے گلوں کی بارش
بات بگڑے گی تو شمشیر نکل آئے گی

کاش اپنوں کا رہے ساتھ تو کیا مشکل ہے
غیر کے ہاتھ سے جاگیر نکل آئے گی

وقت بدلا ہے بدلے گا زمانہ بھی سلامؔ
بدلی بدلی ہوئی تصویر نکل آئے گی

J-21/33، رسول پورا، وارانسی-221001 (یوپی) موبائل 9389080765

اُن کا گھر صرف پانچ افراد پر مشتمل تھا، پوتا، اس کی امی، ابو، دادی اماں اور خود دادا جان۔ دادی اماں تو پوری طرح مفلوج تھیں، وہ تو صرف اس کے اور اس کے دادا جان کے ہونے والے تماشوں کو ٹکر ٹکر دیکھا کرتیں۔ دادا جان بھی اس کی دادی اماں کی کوئی خاص پرواہ نہ کر کے اس کے ساتھ مست رہتے۔ امی صبح اٹھ کر گھر کے کام کاج میں لگ جاتیں، کھانا بناتیں، سب کو کھلاتیں پلاتیں۔ ابو جان کھا پی کر دفتر چلے جاتے، امی گھر کے اور کام نبٹاتیں اور دادا جان اپنے کھلونے سے من بہلاتے۔

پوتا کچھ اور بڑا ہوا تو دادا نے پڑوس کے ہی اسکول میں نام لکھوا دیا اس کا۔ صبح صبح دادا جان اس کو نہلا دھلا، کھلا پلا کر تیار کرتے پھر اپنی گود میں چڑھا کر اسکول چھوڑ آتے۔ گھر اُنھیں کاٹنے لگتا، اسکول کے کئی کئی چکر لگاتے۔ چھٹّی ہونے سے پیشتر اسکول پہنچ جاتے۔ گھر لانے کے بعد اس کے ساتھ کھانے پینے کے بعد کبھی کاپیاں کتابیں لے کر پڑھانے بیٹھ جاتے، تو کبھی کھیل میں مست ہو جاتے دادا جان۔ بس یہی معمول تھا اس کے دادا جان کا۔ وہ بڑا ہوتا گیا اور دادا جان کمزور ہوتے گئے۔ وہ بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں میں گھلنے ملنے لگا، جو دادا جان کو بہت ناگوار گزرنے لگا۔ انھوں نے ہاتھ پیر تو بہت مارے، پتنگیں لا کر دیں، بچکا تھام کر دن دن بھر چڑھے رہے چھت پر اس کے ساتھ۔ کنچوں سے گھڑا ابھر دیا لیکن ابھرتا سورج روک نہ سکے وہ۔ دادا جان دن بہ دن اداس رہنے لگے۔ غم ان کو نڈھال کرنے لگا۔ آخر کو اپنی جوڑی ہوئی رقم سے اس کا داخلہ علی گڑھ میں کروا دیا انھوں نے۔ پھر اس کے دادا جان کے فونوں کی بھرمار ہوگئی، جس کو لے کر اس کے ابو نے بار بار فون کرنے سے پڑھائی پر اثر پڑنے کی بات کہتے ہوئے ان کو سختی سے منع کر دیا۔ بے چارے دادا جان دل مسوس کر بیٹھ رہے۔ انھوں نے اپنی ساری دولت اس کی تعلیم میں صرف کر دی۔ تعلیم مکمل کرنے کے فوراً بعد اس کی تقرری بریلی میں ہوگئی۔ جب وہ اپنی کسی تعطیل میں اپنے گھر آتا تو دادا جان اس کے آگے پیچھے پھرتے، خوب خوب خاطر تواضع کرتے اس کی۔ دن گزرتے گئے اور کمزور ہوتے گئے دادا جان، چلنا پھرنا بھی محال ہو گیا دادا جان سے، سب سے زیادہ اثر ان کی آنکھوں پر پڑا۔ اب وہ جب بھی دادا جان کے کمرے میں جاتا تو دادا جان اس کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی ناکام کوشش کرتے، اس کا جسم ٹٹول ٹٹولتے۔ ایک بار وہ جب اپنے گھر آیا تو اپنے دادا جان کے لئے ایک چشمہ لایا، دادا جان اس چشمے کو بہت عزیز رکھتے، کبھی کبھار کوئی آ جاتا تو بس پوتے کا ہی گن گاتے، اس کا لایا ہوا چشمہ ہر ایک کو دکھاتے۔ پنشن بھرپور ملتی، پیسے کی کمی نہ تھی۔

کچھ دنوں بعد پوتے نے اپنی شادی بریلی کے ایک کھاتے پیتے گھرانے میں دادا جان کی رائے لئے بنا، رانی نام کی ایک لڑکی سے طے کر لی۔ پھر بھی دادا جان نے اپنی بچی کھچی پونجی پھونک کر اس کی شادی بڑی دھوم دھام سے رچا دی۔ ایک سال کے بعد جب دادا جان کو اپنے پر پوتے کی پیدائش کی خبر ملی تو اپنی دھندلی آنکھوں سے اس کو دیکھنے کے لئے بلبلا اٹھے۔ اس کے ابو نے بھی بہو کو لکھنؤ رکھنے کی ضد کی، لیکن بہو نے صاف انکار کر دیا۔

ایک بار اس کو اس کے ابو نے فون پر بتایا کہ تمھارے دادا جان کی حالت بہت نازک ہے، اور وہ اپنے آخری وقت میں اپنے پر پوتے کو دیکھنے کی ضد کر رہے ہیں، جس پر پوتے نے بتایا کہ وہ سنڈے کی تعطیل میں سب کو لے کر ان کو دیکھنے آ رہا ہے۔

سنڈے کے انتظار میں دادا جان نے دنوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں پر اور گھر کے لوگوں سے پوچھ پوچھ کر کاٹا، اور سنیچر کی رات تو مانو پہاڑ بن گئی ان کے لئے۔ صبح ہوئی تو ان کی بے چینیاں اور بڑھ گئیں۔ گھر والوں سے بار بار ٹرینوں کا وقت پوچھتے رہے۔ سورج اپنا سارا سفر ختم کر کے چھپ گیا۔ دادا جان بار بار اپنے بیٹے سے فون کرواتے رہے۔ بیٹا بھی بار بار فون ملاتا رہا۔ لیکن موبائل بند ہونے کی اطلاع آتی رہی۔ فکر سے سب گھر والوں کا برا حال ہو گیا۔ دادا جان کی حالت اور بگڑتی گئی۔ خدا خدا کر کے شام کے سات بجے بیٹے کی پوتے سے بات ہوئی تو اس نے بتایا۔ لکھنؤ آ کر رانی نے پہلے چڑیا گھر دیکھنے کی فرمائش کی اور پھر وہ جانوروں کو دیکھنے میں ایسی مگن ہوگئی کہ وقت کا پتہ ہی نہ چلا، پھر رانی نے کہا، ''میں بار بار تو آنے سے رہی، اب آ ہی گئی ہوں تو لگے ہاتھوں مقبرے بھی دیکھ لیتے ہیں۔'' اسی چکر

ہے دیر کتنی مٹّی میں......؟

حنیف سید

رونے کی چیخ کے بعد جیسے ہی پوتا ہونے کی خبر ملی تو لگا ساتوں طبق روشن ہوگئے دادا جان کے، کلیجا ٹھنڈا ہوگیا اُن کا۔ جب وہ دیر تک رویا تو ڈاکٹرز پر ڈاکٹر۔ جب رونا بند کیا پوتے نے، تب جان میں جان آئی ان کے۔

نرس نے نہلا دھلا کر جب اُن کی گود میں ڈالا، تو لگا ہیرا جگمگا رہا ہو اُن کی گود میں۔ جب تک گود میں رہا منہ ہی منہ تاکتے رہے وہ، کلیاں چٹختی رہیں جسم میں، بھول کھلتے رہے رنگ برنگی آنکھوں میں، خوش بوئیں مہکتی رہیں سانسوں میں، تتلیاں منڈراتی رہیں ذہن میں۔ دن گزرے اور وہ کچھ بڑا ہوا تو بالوں سے لے کر پیروں تک خوب نہارتے وہ اُس کو، کبھی ہونٹوں پر انگلیاں پھیرتے، کبھی سر سہلاتے، تو کبھی پیر دباتے دادا جان۔ اُس کا ہاتھ پیر چلانا، غوں غاں کرنا تو انہیں خوب ہی بھاتا۔ اُس کے ساتھ اُوں اُووں، آں آں ں، باتیں کرنا، مٹکنا، مٹکانا، گانا بجانا خوب پسند تھا اُن کو۔ یوں سمجھو کہ ایک وہ تھے اور ایک ان کا پوتا۔ یعنی کہ ہاتھ کا چھالا۔ پوتے نے آنکھ کھولی، تو داداجان کی ہی گود میں پایا خود کو۔ سود زیادہ عزیز تھا بہ نسبت اصل رقم سے۔ اُس کو بھی لگا کہ امّی اور ابّو سے کہیں زیادہ چاہتے ہیں اُس کے دادا جان۔

ریٹائر ہونے کے بعد تو امی اور ابو دونوں کا ہی حق بہ خوبی نباہنے لگے تھے وہ۔ کھلانا، پلانا، نہلانا، دھلانا، گھمانا، پھرانا سبھی کچھ تو دادا جان نے اپنے ذمے لے لیا تھا۔ وہ بھی دادا جان سے بہت مانوس تھا بہ نسبت امّی اور ابّو کے۔ جب دیکھو لدا رہتا تھا، کبھی کاندھوں پر کبھی پیٹھ پر، تو کبھی گود میں۔ وہ اُن کے کبھی بال نوچتا، کبھی کان کھینچتا، تو کبھی گھوڑا بنا کر بیٹھ جاتا اُن کی پیٹھ پر، یعنی کہ خوب خوب گت بناتا وہ داداجان کی۔ وہ جتنی گت بناتا، اتنا ہی خوش ہوتے دادا جان۔ یہاں تک کہ دادا پوتے کے آپسی لگاؤ سے امّی اور ابّو دونوں کو چڑسی ہونے لگی تھی دادا جان سے۔ کیوں کہ وہ امی اور ابو کے پاس نہ جا کر ان کے پاس ہی بنا رہتا تھا، امی اور ابو گود میں لینے کے لئے ترستے رہتے۔ اب تو امی اور ابو کے بجائے وہ ان کے پاس سونے بھی لگا تھا۔ دادا جان نے اپنا کھلونا بنا رکھا تھا پوری طرح اس کو۔ وہ دن بھر اس کے ساتھ لگے رہتے سائے کی طرح، طرح طرح کے چرندوں پرندوں کی نشاندہی کراتے، ان کی بولیاں بول بول کر سکھلاتے اس کو۔ بازار سے طرح طرح کے کھلونیں لا لا کر کھیلتے بھی اس کے ساتھ۔ دادا جان اس کی محبت میں سب کچھ بھلا بیٹھے تھے۔ یہاں تک کہ وہ جمعہ کی نماز کے لئے جاتے تو فرض ادا کرنے کے بعد اس کے ساتھ کھانا کھانے کی وجہ سے سنّتیں گھر ہی آ کر ادا کرتے تھے دادا جان۔ ہر گام پر پوتے کی پسند کا خیال رکھا جاتا۔ یہاں تک کہ جب وہ بازار جاتے، پوتا جو چاہتا، وہی لاتے۔ جو وہ کھاتا وہی پکواتے۔ فرج طرح طرح کے پھلوں سے لبریز رہتا، گھڑی گھڑی اس سے پوچھ کر پھل نکالتے، خوب گھما پھرا کر اس کے گلے سڑے ہونے کی پرکھ کرتے۔ پھر چھری کی صفائی ستھرائی پر نظر ڈالتے کہیں ذرا بھی گندی ہونے کا شک ہوتا تو صابن لگا کر صاف کرتے۔ بڑے سلیقے سے کاٹتے، پھر کانٹے سے اٹھا اٹھا کر اپنے ہاتھ سے خوش ہو ہو کر کھلاتے اس کو۔ فرج کے سارے پھلوں پر پوتے کا ہی نام لکھا ہوتا۔ یعنی کہ اُسی کو کھلاتے اپنا دل مار مار کر۔ اب دوستوں سے ملنا جلنا اور ان کے یہاں آنا جانا تو دور کی بات تھی، دوسروں سے موبائل تک پر بات کرنا بند کر رکھا تھا انھوں نے۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ وہ زیادہ تر اپنے پوتے کے ساتھ کھیلنے کی وجہ سے اپنا موبائل بند رکھتے۔ کبھی کبھار ان کا موبائل کھلا بھی رہ جاتا اور کسی کی کال آ جاتی تو وہ کبھی کھانا کھانے، کبھی مہمان کے بیٹھے ہونے، کبھی بازار میں ہونے، کبھی اپنے بیمار ہونے کا بہانہ بنا کر فون کاٹ کر پوتے کے ساتھ کھیلنے میں مشغول رہتے، پوتا کبھی کبھار اپنی امی کے ساتھ دن بھر کے لئے نانا جان کے یہاں چلا جاتا تو وہ کٹی پتنگ کی مانند اِدھر اُدھر نکل جاتے، یا موبائل آن کر کے اپنے کسی دوست سے اپنا دل بہلا لیتے۔ اِس کے ساتھ وہ کئی بار بہو کو فون ملا کر پوتے سے باتیں کرنے کے ساتھ بہو سے جلد واپس لوٹنے کی تاکید کرتے، حالاں کہ بہو جھڑک بھی دیتی کبھی کبھار، لیکن وہ کب ماننے والے تھے۔

الغرض ساحر نے مذہبی، سیاسی، رومانی، سماجی ہر طرح کے گیت لکھے اور اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ انور کمال حسینی کے مطابق: ''ساحر ادبی شاعر بھی ہے اور فلمی گیت کار بھی اور دونوں جگہ اسکی انفرادیت اور اہمیت مسلّم ہے۔''

ساحر کے لکھے کچھ مشہور نغمے ہیں: جانے وہ کیسے لوگ تھے جنکے پیار کو پیار ملا (فلم پیاسا) یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے (پیاسا) اللہ تیرو نام ایشور تیرو نام (ہم دونوں) چلو ایک بار پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں (گمراہ) ساتھی ہاتھ بڑھانا (نیا دور) میں زندگی کا ساتھ نبھاتا چلا گیا (ہم دونوں)، آگے بھی جانے نہ تو پیچھے بھی جانے نہ تو (وقت) پونچھ کر اشک اپنی آنکھوں سے مسکراؤ تو کوئی بات بنے (نیا راستہ) وقت سے دن اور رات، وقت سے کل اور آج (وقت) کبھی خود پہ کبھی حالات پہ رونا آیا (ہم دونوں)، میں پل دو پل کا شاعر ہوں (کبھی کبھی)، تم مجھے بھول بھی جاؤ تو یہ حق ہے تم کو (دِیدی)، ہم انتظار کرینگے تیرا قیامت تک (بہو بیگم)، میں نے چاند اور ستاروں کی تمنا کی تھی (چندر کانتا)، تم نہ جانے کس جہاں میں کھو گئے (سزا)، تورا من درپن کہلائے (کاجل)، بابُل کی دُعائیں لے تی جا جا تجھ کو سکھی سنسار ملے (نیل کمل)۔

بی-پی- بیری ساحر کے بہت بڑے مداح ہیں وہ لکھتے ہیں: ''ساحر اپنی پہلی فلم کے گیتوں سے ہی شہرت کی بلندیوں پر پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے مڑ کر کبھی پیچھے نہیں دیکھا...... اپنی ادبی شاعری اور گیتوں کے لئے انکی منفرد شناخت ہمیشہ مستحکم رہی۔ انھیں ادبی اعزازات بھی ملے اور سرکاری سطح پر انھیں اپنی قلم کاری کے لئے پدم شری سے نوازا گیا۔ اپنی شاعری کے لئے وہ آج بھی اردو شاعری پسند کرنے والوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔

سال 1964ء میں فلم تاج محل کے لئے لکھے گئے نغمہ 'جو وعدہ کیا وہ نبھانا پڑے گا' اور سال 1977ء میں فلم کبھی کبھی کے لئے لکھے گئے گیت 'کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے' کے لئے ساحر کو بیسٹ فلم فیئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

25/اکتوبر 1980ء کو یہ عظیم شاعر و نغمہ نگار حرکت قلب بند ہو جانے سے اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا۔

اشکوں نے جو پایا ہے وہ گیتوں میں دیا ہے
پھر بھی سنا ہے کہ زمانہ کو گلہ ہے

3011، گلی نعلبندان، چوک شاہ گنج، اجمیری گیٹ، دہلی-110006

غزل

عندلیبؔ زمانی

پھول آئے ہیں کبھی سنگ نظر آئے ہیں
ان کی فطرت کے کئی رنگ نظر آئے ہیں
وہ مرے سامنے پاسنگ نظر آئے ہیں
کامیابی پہ مری دنگ نظر آئے ہیں
محوِ حیرت ہوں تجھے کون سا عنوان لکھوں
زندگی تیرے کئی رنگ نظر آئے ہیں
میری تہذیب و تمدن نے سنوارا ہے تمھیں
تم میں صدیوں میں مرے ڈھنگ نظر آئے ہیں
ہم زمانہ سے نہیں ہم سے زمانہ تھا کبھی
اب زمانے سے ہمیں تنگ نظر آئے ہیں
رزم ہو بزم ہو غربت ہو وطن ہو کچھ ہو
ہم جہاں بھی رہے آہنگ نظر آئے ہیں
قومِ درماندہ کے ہاتھوں سے جو سطوت تھی گئی
لوگ آزردۂ صد رنگ نظر آئے ہیں
عندلیبؔ علم و ادب کا جو چھڑا ذکر کبھی
اک ہمیں صاحبِ فرہنگ نظر آئے ہیں

وندھیہ پوری کالونی، رمئی پٹی، مرزاپور، یوپی۔۲۳۱۰۰۱

غزل

ہریندر گیری شادؔ

تن کے پاس اور من سے دوری یہ کیسی مجبوری
لگتا ہے اب کبھی نہ ہوگی اپنی منشا پوری
بنجارے تو بھٹک رہے ہیں بن دانے بن پانی
ندیا سوکھی ساگر سوکھا سوکھی شام سیندوری
غم خواروں کا کیا کہنا جو آنسو پر رہ جاتے
پکتے ہیں وہ آگ میں جیسے ہو کوئی تندوری
من بسیا ہے پاگل ہے وہ جو بھی ہے اچھا ہے
جسم پہ اسکے مت پھینکو اب نشتر کی بھی چھوری
اس رشتے کا نام میں کیا دوں شادؔ تمہیں بتلاؤ
جس رشتے نے بڑھا دیا ہے دل سے دل کی دوری

خواجہ نواس، ویسٹ دگی ٹینک، گیا-823001 بہار موبائل:9631261455

’’فلمی دنیا میں اندراج آنند نے انہیں اپنی کہانی نوجوان کے گانے لکھنے کے لئے کاردار صاحب اور ڈائریکٹر مہیش کول صاحب سے ملوایا اور پہلی فلم میں ہی ساحر نے ادبی شاعری کے جھنڈے فلم کے میدان میں گاڑ دیئے اس دن سے مرتے دم تک ساحر نے اپنی روش نہیں بدلی نہ چھوڑی جو بھی لکھا وہ ایک شاعر کے جذبات واحساسات کی نمائندگی کرتا تھا۔کبھی انھوں نے اپنے فنی معیار کو گرنے نہیں دیا۔سب سے پہلے فلمی شاعری کو ادبی معیار ساحر نے ہی دیا۔‘‘

بقول جاں نثار اختر’’ساحر جب ایک گیت نگار کی حیثیت سے فلم انڈسٹری میں داخل ہوا اس وقت عام طور پر فلمی گیتوں کا معیار اس حدتک ادنیٰ اور پست ہو چکا تھا کہ محض رقیق قسم کی تکبندی کو گیت نگاری کی معراج سمجھا جانے لگا تھا۔ان حالات میں ساحر کے قلم نے ایک بار پھر گیتوں کے معیار کو ابھارنے اور سنوارنے کی جو کوشش کی اس نے نہ صرف اس زہر آلود پروپیگنڈے کا بتلان کیا بلکہ فلمی گیتوں کی ذہنی گندگی اور غلاظت سے نکال کر ستھری اور نکھری ادبیت سے روشناس کرایا......کوئی شک نہیں کہ ساحر کا یہ کارنامہ ہے کہ اس نے فلموں کو ایسے گیت دیئے جو سیاسی اور سماجی شعور سے لبریز ہیں۔یہ ایک بڑا اقدم ہے جو ساحر نے بڑی دلیری سے اٹھایا......اس نے خود کو دھوکا دیا نہ اپنے فن کو نہ ترقی پسند تحریک کو،نہ عوام کو اس نے وہ کیا جو بہ حیثیت ایک بیدار شاعر اس کا فرض تھا اور اس کے اس کارنامہ پر میں اسے مبارکباد دیتا ہوں...... یہ حقیقت ہے کہ ساحر کے گیتوں کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کا ترقی پسندانہ مواد ہے۔اس کا یہ نغمہ ذہنوں کو چونکا دینے والا تھا۔

ڈرتا ہے زمانہ کی نگاہوں سے بھلا کیوں — انصاف تیرے ساتھ ہے،الزام اٹھا لے
ٹوٹے ہوئے پتوار ہیں کشتی کے، تو کیا غم ہے — ہاری ہوئی باہوں کو ہی پتوار بنالے

یہ آواز، یہ آہنگ فلمی گیتوں کی دنیا میں نیا تھا اور پھر ساحر اپنی اس آواز کو روز بروز تیز کرتا گیا۔‘‘

ساحر کے گیتوں میں ان لاوارث اور بے کس بچوں کی آواز سنائی دیتی ہے جن کے لئے سڑکیں ہی ماں اور سڑکین ہی پتا کا حکم رکھتی ہیں۔ساحر کے گیتوں میں اس عورت کی چیخ ہے جو اوتار اور پیمبر جنتی ہے پھر بھی شیطان کی بیٹی کہلاتی ہے۔ساحر ذات پات، رنگ،نسل اور مذہب کی بنیاد پر تفریق کے خلاف ہیں، زمینداروں کے ذریعہ کمزور طبقہ کے لوگوں پر کئے جانے والے ظلم وستم کے خلاف ہیں اور انکی آواز کو انھوں نے اپنے نغموں میں بخوبی پیش کیا ہے۔ساحر نے جو کچھ دیکھا، پرکھا اسے اپنی نظموں،غزلوں اور گیتوں میں ڈھالا ہے۔انسانیت کو ترجیح دیتے ہوئے ساحر نے لکھا:

تو ہندو بنے گا نہ مسلمان بنے گا — انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

ظاہر میں کچھ لوگ شرافت کو مکھوٹا پہنے ہوتے ہیں لیکن باطنی طور پر انکے اندر کیسی غلاظت بھری ہوتی ہے اپنے اس گیت میں ساحر نے ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے:

کیا ملئے ایسے لوگوں سے جن کی فطرت چھپی رہے — نقلی چہرہ سامنے آئے اصلی صورت چھپی رہے

عورت کی پکار کو اپنے گیت میں اسطرح پیش کرتے ہیں:

عورت نے جنم دیا مردوں کو،مردوں نے اسے بازار دیا — جب جی چاہا مسلا،کچلا جب جی چاہا دھتکار دیا

اپنے وطن کی تعریف کرتے ہوئے اور اس میں بسنے والوں کے لئے ساحر نے لکھتے ہیں:

یہ دیش ہے ویر جوانوں کا،البیلوں کا،مستانوں کا — اس دیش کا یاروں کیا کہنا یہ دیش ہے دنیا کا گہنا

فلمی نغموں کی روشنی میں

ساحر لدھیانوی

محمد اسلم

دنیا نے تجربات و حوادث کی شکل میں جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں

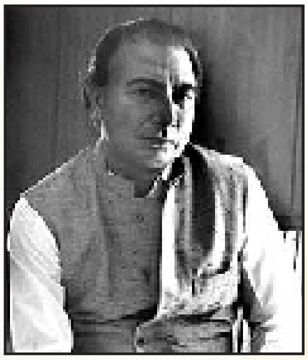

مشہور شاعر و نغمہ نگار ساحر لدھیانوی کی پیدائش 8 مارچ 1921ء کو لدھیانہ میں ہوئی ان کا اصلی نام عبدالحئی تھا۔ اپنے شوہر سے جھگڑوں کے چلتے انکی والدہ نے ان سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور اکیلے ہی اپنے بیٹے عبدالحئی (ساحر لدھیانوی) کی پرورش کی۔ ساحر کی ابتدائی تعلیم لدھیانہ کے خالسہ ہائی اسکول میں ہوئی اورانہوں نے مزید تعلیم لاہور کے ایک گورنمنٹ کالج سے حاصل کی۔ کالج کے زمانہ میں ہی ساحر نظمیں اوراشعار لکھنے لگے تھے یہاں انکی ملاقات امریتا پریتم سے ہوئی جو آگے چل کر ہندی و پنجابی کی ایک مشہور مصنف و شاعرا کے نام سے جانی گئیں، دونوں کو عشق ہوگیا۔ مگر یہ دونوں ایک دوسرے سے شادی نہ کر سکے اسکی وجہ یہ تھی کہ ساحر ایک مسلم تھے اورامریتا کا تعلق ایک سکھ گھرانے سے تھالہٰذا امریتا کے والد کی شکایت پر ساحر کو کالج سے نکال دیا گیا۔ جب ساحر ممبئی گئے تو انکا نام سدھا ملہوترا جو کہ ایک گا یک تھیں،ان سے بھی جڑا لیکن یہاں بھی ساحر عشق میں ناکام ہوئے اور تاحیات کنوارے ہی رہے۔

کالج سے نکالے جانے کے بعد ساحر لاہور میں بس گئے اور 1943 میں اپنی نظموں کا پہلا مجموعہ ''تلخیاں'' مکمل کیا جو کہ 1945ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ساحر اردو میگزین کے لئے لکھنے لگے۔ ادبِ لطیف، شاہکار اور سویرا یہ میگزین بہت مشہور ہوئے۔ 1949ء میں ساحر ممبئی چلے گئے اور یہیں سے ان کا فلموں کے لئے نغمے لکھنے کا سفر شروع ہوا۔ یہ بات ہر خاص و عام سے چھپی نہیں ہے کہ فلمی دنیا کو لوگ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے یہاں اپنا ذاتی مفاد دیکھا جاتا ہے اگر اپنے ذاتی فائدہ کو سماجی خدمات پر ترجیح نہ دی جائے تو فلمیں ایسا ذریعہ ہیں جن کے ذریعہ سماجی و سیاسی شعور لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ فلموں کے لئے گیت لکھنے کے لئے ایک نغمہ نگار کو فلم کی کہانی کو سمجھنا ہوتا ہے پھر اس کے مطابق نغمے لکھنے ہوتے ہیں۔ اسطرح ایک شاعر یا نغمہ نگار فلم کی کہانی میں بندھ کر رہ جاتا ہے۔ خود ساحر اسکا اعتراف اسطرح کرتے ہیں:

> ''ایک فلمی نغمہ نگار کو وہ آزادی حاصل نہیں ہوتی جو ایک ادبی شاعر کو حاصل ہوتی ہے۔ نغمہ نگار کو ہر حال میں ڈرامہ کی حد میں رہنا ہوتا ہے۔ کردار کی ذہنی سطح کے مطابق الفاظ اور خیالات کا انتخاب کرنا ہوتا ہے......لفظوں کے چناؤ میں اُسے یہ خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ملک کے دوردراز گوشوں میں بسنے والے عوام جنکی اکثریت آج بھی انپڑھ ہے اور جنکی مادری زبان اردو یا ہندی نہیں ہے ان نغموں کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔ ظاہر ہے کہ ان تمام پابندیوں کے ساتھ جو شعری ادب ظہور میں آئے گا وہ ان فنی بلندیوں کو نہیں چھو سکے گا جو ادبِ عالیہ کا حصہ ہیں پھر بھی اس صنفِ سخن کی اہمیت اور انفرادیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا ایک اپنا دائرہ ہے جو کتب، رسائل، ریڈیو اور تھیٹر سب سے وسیع ہے اور اس کے ذریعہ ہم اپنی بات کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ میری ہمیشہ سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو فلمی نغموں کو تخلیقی شاعری کے قریب لاسکوں اور اس صنف کے ذریعہ جدید سماجی، سیاسی نظریہ عوام تک پہنچا سکوں''

ساحر کا یہ بیان سو فیصدی سچ ہے انہوں نے واقعی فلم انڈسٹری کو ایسے نغمے دیئے جو سیاسی و سماجی شعور سے پُر ہیں۔ ساحر نے ایک شاعر و نغمہ نگار کی حیثیت سے اپنا فرض بخوبی نبھایا۔ فلم انڈسٹری میں گیتوں میں جو تک بندی رائج تھی ساحر نے اسکا خاتمہ کیا اور ایک معیاری شاعری کا آغاز اپنے نغموں میں کیا۔ بقول خواجہ احمد عباس:

نئی دھلی میونسپل کونسل بجٹ 2015-16 کے اہم نکات

نظر ثانی شدہ تخمینہ (Revised Estimate) سال 2014-15 میں 2670.93 کروڑ روپوں کے مقابلے میں بجٹ ایسٹمیٹ 2835.72 کروڑ روپوں کی آمدنی وصولی (Revenue Receipts) سے 6.17 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

نظر ثانی شدہ تخمینہ (Revised Estimate) سال 2014-15 میں 2665.14 کروڑ روپوں کے مقابلے میں 2820.57 کروڑ روپے کے آمدنی اخراجات (Revenue expenditure) میں 5.83 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

نظر ثانی شدہ ایسٹمیٹ 2014-15 کے 2670.93 کروڑ روپوں کے مقابلے میں 305.45 کروڑ روپوں کے Capital Expenditure میں 16.26 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

بیرونی ذرائع سے کل آمدنی وصولی صرف 6 فیصد (178.31) کروڑ روپے۔

لائسنس فیس سے وصولی سال 2013-14 کے اصل سے 50 فیصد سے زائد اور نظر ثانی شدہ ایسٹمیٹ 2014-15 سے 10 فیصد زیادہ 430.95 کروڑ روپے۔

متوقع مصارف (Estimated Outlays): سڑک اور فٹ پاتھ پر 125.40 کروڑ روپے، بجلی کی تقسیم پر 1302.12 کروڑ روپے، واٹر سپلائی پر 129.22 کروڑ روپے، پارکوں و باغات پر 86.63 کروڑ روپے، ٹھوس کوڑے کے انتظام و صفائی پر 123.39 کروڑ روپے، طبی خدمات و صحت عامہ پر 83.05 کروڑ روپے، تعلیم پر 150.37 کروڑ روپے اور کونسل کی مارکٹوں پر 79.92 کروڑ روپے۔

فارم نمبر ۴

مقام اشاعت	:	شعبۂ ہندی، کمرہ نمبر 1209، نئی دہلی میونسپل کونسل، پالیکا کیندر، نئی دہلی-110001
مدت اشاعت	:	دوماہی
پرنٹر/ پبلشر/ ایڈیٹر	:	انیتا جوشی
قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	شعبۂ ہندی، کمرہ نمبر 1209، نئی دہلی میونسپل کونسل، پالیکا کیندر، نئی دہلی-110001

ان لوگوں کے نام اور پتہ جو میگزین کے مالک ہیں اور جو پونجی کے ایک فیصد سے زیادہ کے شریک یا حصہ دار ہیں۔ نئی دہلی میونسپل کونسل، پالیکا کیندر، نئی دہلی، میں انیتا جوشی اعلان کرتی ہوں کہ میرے علم و یقین کے مطابق مندرجہ بالا تفصیلات درست اور سچ ہیں۔

(انیتا جوشی)

نئی دھلی میونسپل کونسل بجٹ 2015-16

نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب جلیج شریواستو نے 25 مارچ 2015ء میں کونسل کی میٹنگ میں سال 2015-16 کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ پیش کرنے کے بعد پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ نئی دہلی کو عالمی پیمانے پر ''اسمارٹ سٹی'' بنانے کے مشترکہ خواب کو صرف صحیح منصوبے اور تمام فرقوں کی شمولیت سے ہی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

جناب جلیج شریواستو نے کونسل کا سال 2015-16 کا 27.20 کروڑ روپے کے منافع کا بجٹ پیش کیا ھے۔ اس آنے والے سال 2015-16 کے لئے کل 3153.22 روپوں کی وصولی کے اندازہ کے مقابلہ میں کل 3126.02 کروڑ روپے کے تخمینہ اخراجات کا ہدف رکھا گیا ہے۔ کونسل تقریباً 94 فیصد آمدنی اپنے اندرونی ذرائع سے حاصل کرتی ہے۔ جن میں 42 فیصد آمدنی صارفین فیس سے، 14 فیصد کونسل کی جائیداد کی لائسنس فیس سے 13 فیصد جائیداد ٹیکس و بجلی فیس سے اور 15 فیصد سود سے۔ سال 2015-16 کے لئے جائداد ٹیکس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ مالی سال 2015-16 کے بجٹ میں جن نئے منصوبوں کا اعلان کیا گیا ہے وہ اسطرح ہیں:

اسمارٹ پولس (Smart Poles):- نئی دہلی میونسپل کونسل نے اپنے علاقہ میں قائم 18500 بجلی کے کھمبوں کو استعمال کرکے یا انھیں بدل کر انکی جگہ LED، سی-سی-ٹی-وی پر مشتمل کھمبوں کو لگانے کا فیصلہ لیا ہے۔ ان کے ذریعہ وائی فائی/2جی/3جی/4جی کی ڈیجیٹل خدمات مہیا کرائی جائیں گی۔ ان پر کونسل کو اپنی طرف سے کوئی خرچہ نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ کوشش Revenue Sharing کے ماڈل کی بنیاد پر ہوگی۔

سولر سٹی پروجیکٹ:- کونسل نے اپنے اسکولوں/دفتروں کی چھت پر 4 میگاواٹ کی شمسی توانائی (Solar Power) پیدا کرنے کے لئے شروعات میں اوپن ٹنڈر (Open Tender) کی بنیاد پر ایک ماسٹر پلان بنایا ہے۔

کچرے سے توانائی کی پیداوار:- نئی دہلی میونسپل کونسل کے علاقہ میں مختلف مقامات پر کچرے سے بجلی بنانے کے لئے ایسے پلانٹوں کی ایک سیریز (series) قائم کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے جسکے تحت علاقہ کے 100 فیصد کچرے کو ری سائیکل کرکے زیادہ سے زیادہ بجلی اور گیس بنائی جائیگی۔

اُورجہ ''منصوبہ'':- اس منصوبہ کا مقصد خواتین میں موجود غیر استعمال شدہ مہارت کو ترقی دینا ہے۔ خواتین کو ''محفوظ ہونے کے بجائے محافظ بنانے'' اور ان کے ساتھ ہونے والے امتیاز کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کو اسکا اہل بنانا، اس منصوبہ کا مقصد ہے۔

شکتی کیب کی خدمات خواتین مسافروں کو محفوظ خدمات مہیا کرانے کے لئے وقف ہے۔ ایک پائلٹ پروجیکٹ کے تحت میونسپل کونسل کے خواتین تکنیکی ادارے (WTI) نے خواتین کو پیشہ ور ڈرائیوروں کے طور پر اہل بنایا ہے۔ یہ GPS پر مشتمل کیب چلائیں گی اور رات میں ان کیبوں میں ایک سیکورٹی گارڈ بھی ہوگا۔

فٹ بال اکادمی:- این-پی سکنڈری اسکول، مندر مارگ کے پیچھے شیر میدان پر 3جی مصنوعی گھاس سمیت ایک فیفا سطحی فٹ بال اکادمی قائم کی جارہی ہے۔

پانچ تکنیکی کلاسیز قائم کرنے کے لئے ایک منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ITI کی طرز پر لڑکوں کے لئے ایک تکنیکی ادرے کے قیام کی تجویز ہے۔

مہارت ترقی مرکز (Skill Development Center):- اس کے قیام کا مقصد لوگوں کو کئی طرح سے خود کفیل اور مختلف روزگار کا اہل بنانا ہے۔ پھولوں کے گلدستوں اور سجاوٹ، کھانے کو محفوظ بنانے، چاکلیٹ بنانے وغیرہ کی گھریلو ٹریننگ مالیوں اور TMR/RMR ملازمین کو دی جائیگی۔ نئی دہلی میونسپل کونسل کے خواتین تکنیکی ادارے میں سلائی و فیشن ڈزائننگ، کیٹرنگ، ڈرائیونگ، بیوٹیشن، کمپیوٹر و گھریلو انتظامیہ کے ٹریننگ کورسیز پہلے ہی سے چلائے جارہے ہیں۔

انتظامیہ میں صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے جدید ٹکنالوجی کا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

میونسپل کونسل کے ممبران کی حلف برداری

نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب جلج شریواستو نے نئی دہلی سے رکن قانون ساز اسمبلی و دہلی کے وزیر اعلیٰ جناب اروند کیجریوال کو 20 مارچ 2015ء کو آئین کے تئیں اعتماد و فرائض کی ادائیگی کی حلف دلائی۔ حلف برداری کے بعد جناب کیجریوال نے نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعہ کئے جارہے کاموں کی تعریف کی اور کہا کہ وہ نئی دہلی میونسپل کونسل، اس کے افسران و ملازمین کو ہر ممکن تعاون دینگے۔

حلف لینے کے بعد جناب اروند کیجریوال نے میونسپل کونسل کی میٹنگ کی صدارت کی اور دلی کینٹ سے رکن قانون ساز اسمبلی (MLA) سریندر سنگھ اور دہلی سرکار کے تعلیم، تربیت و تکنیکی محکمۂ تعلیم (Education, Training and technical Education Deptt) کی سیکریٹری محترمہ پنیہ سلیلا شریواستو کو بھی آئین کے تئیں اعتماد و فرائض کی ادائیگی کی حلف دلائی۔

اس موقع پر کونسل صدر جناب جلج شریواستو نے دہلی کے وزیر اعلیٰ اور دیگر ممبران کو میونسپل کونسل کے طریقہ کار اور مختلف سرگرمیوں سے تفصیل کے ساتھ آگاہ کیا۔

کونسل کی سرگرمیاں

ریس کورس جھگی جھوپڑی میں خاص ہیلتھ چیک اپ کیمپ

نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعہ ریس کورس واقع جھگی جھوپڑی بستی میں ایک خاص ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا انعقاد 14 مارچ 2015ء کو کیا گیا۔ میونسپل کونسل کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کے ذریعہ اس کیمپ میں جھگی جھوپڑی بستی کے 400 سے زیادہ لوگوں کی جانچ کی گئی۔ اس کیمپ میں بچوں اور 21 سال تک کے نوجوانوں کی غذائیت اور صحت پر خاص توجہ دی گئی۔

اس سے قبل نئی دھلی میونسپل کونسل نے ایسے سات جانچ کیمپوں کا انعقاد اپنے علاقہ کی جھگی جھوپڑیوں میں کیا تھا اور اس مہم کے تحت نئی دہلی میونسپل کونسل کی تمام 28 جھگی جھوپڑی بستیوں میں ایسے کیمپ لگانے کا منصوبہ ہے۔

ملیریا سپروائزروں کے لئے تربیتی پروگرام

نئی دہلی میونسپل کونسل کے محکمۂ صحت کے ذریعہ 14 مارچ 2015ء کو ملیریا یونٹ کے سپروائزروں کے لئے ایک تربیتی پروگرام کنوینشن سینٹر میں منعقد کیا گیا۔ اس تربیتی پروگرام میں 300 سے زیادہ ملیریا یونٹ کے ملازمین نے حصہ لیا۔ اس موقع پر وزارتِ صحت و خاندانی بہبود کے تحت قومی پانی سے ہونے والی بیماری کنٹرول (National Waterborne Disease Control Programme) کے ڈاکٹر سکھبیر سنگھ، قومی ملیریا تحقیق ادارے (National Institute of Malaria Research) کے ڈاکٹر ہمت سنگھ اور دلی میونسپل کارپوریشن کے ڈاکٹر ایل-آر-ورما نے اپنے خیالات سے تمام ملازمین کو ملیریا کی علامات، بچاؤ کے طریقوں اور نگرانی و اس کے خاتمے کے بارے میں بھی بتایا۔

کونسل کی سرگرمیاں

ناقابلِ رسائی سفر پروگرام (Trekking Tour Programme)

نئی دہلی میونسپل کونسل کے ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ ناقابلِ رسائی سفر پروگرام(Trekking Tour Programme) کا انعقاد 13-12-2014 سے 18-12-2014 تک کیا گیا جس میں نئی دہلی میونسپل کونسل کے مختلف محکموں کے 40 ملازمین/ افسران نے حصہ لیا۔اس سفر میں ملازمین/ افسران نے پشکر، اجمیر، ماؤنٹ آبو، ادے پور، جے پور وغیرہ مختلف مقامات کے تاریخی مقامات کا سفر کیا اور سب نے اس سفر کا لطف اٹھایا۔نئی دہلی میونسپل کونسل کا ویلفیئر ڈپارٹمنٹ وقتاً فوقتاً اپنے ملازمین/ افسران کے لئے ایسے پروگراموں کا انعقاد کرتا رہا ہے۔

جناب بی-ایس- بھٹناگر، اسسٹنٹ انجینئر(سول)کو تمغہ سے نوازا گیا

نئی دہلی میونسپل کونسل کے محکمۂ سِول کے اسسٹنٹ انجینئر جناب بی-ایس-بھٹناگر کو نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعہ سال 2011 کی مردم شماری کا اضافی کام سپرد کیا گیا جسے انھوں نے سخت محنت کے ساتھ طے شدہ وقت میں مکمل کرایا۔انجینئر بی-ایس-بھٹناگر کو بھارت کی مردم شماری 2011 کے دوران غیر معمولی جوش و اعلیٰ معیاری خدمات کے لئے ''مردم شماری چاندی کا تمغہ اور صدر جمہوریہ اعزاز سرٹیفکٹ'' سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز انہیں تیاگ راج اسٹیڈیم میں 9-12-2014 کو ڈاریکٹر مردم شماری محترمہ ورشا جوشی (آئی-اے-ایس) کے ذریعہ ''تقریبِ تقسیمِ تمغہ''(Medal Distribution Ceremony) میں عطا کیا گیا۔

نئی دہلی میونسپل کونسل کی جانب سے ایسے محنت کش افسر، انجینئر بی-ایس-بھٹناگر کو دلی مبارکباد۔

پھولوں کی نمائش و مقابلہ

نئی دہلی میونسپل کونسل کے سیکریٹری، جناب نکھل کمار نے 8 مارچ 2015ء کو نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعہ نہرو پارک، چانکیہ پوری میں منعقد چوتھی بین المحکماتی (inter-departmental) گلوں کی نمائش و مقابلہ کا افتتاح کیا۔ اس سال اس نمائش کا موضوع (Informal Landscaping Garden) رکھا گیا ہے ۔ میونسپل کونسل کے محکمۂ باغبانی کے ذریعہ پھولوں کی نمائش و مقابلے کا چوتھی بار انعقاد کیا گیا ہے۔ اس مقابلے کو 19 مختلف زمروں (Categories) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تمام مقابلوں میں ایک ٹرافی اور ہر ایک اندراج (Entry) کے لئے کپ کی تجویز رکھی گئی ہے۔

تقریب تقسیمِ انعامات

نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب جلج شریواستو نے میونسپل کونسل کے نہرو پارک، چانکیہ پوری، نئی دہلی میں ہوئی دو روزہ چوتھی بین المحکماتی (inter-departmental) پھولوں کی نمائش و مقابلے کے فاتحین کو 10 مارچ 2015ء کو 30 ٹرافیز اور 52 کپ دے کر نوازا۔

اس نمائش و مقابلے میں میونسپل کونسل محکمۂ باغبانی کے 6 ڈویژنوں جنوبی دہلی میونسپل کارپوریشن، شمالی ریلوے، جنوبی مشرقی DDA، شمالی مغربی DDA نے بھی حصہ لیا۔

میونسپل کونسل کے سالانہ کھیل کود مقابلوں کا اختتام اور انعامات کی تقسیم

نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب جلیج شریواستو نے 27 فروری 2015ء کو کونسل کے سالانہ کھیل کود مقابلوں کے انعامات کی تقسیم نئی دہلی میونسپل کونسل کے کنونشن سینٹر میں کی۔ ان کھیل کود مقابلوں میں کل 882 کھلاڑیوں نے مختلف مقابلوں جیسے کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، والی بال، کبڈی، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن میں حصہ لیا اور ان کھلاڑیوں کو نقد انعامات سے نوازا گیا۔

اس موقع پر میونسپل کونسل کے ممبر جناب بی۔ ایس۔ بھاٹی، اعلیٰ افسران و ملازمین بھی موجود تھے۔

جھگی جھوپڑی میں رہنے والوں کے لئے خاص ہیلتھ چیک اپ کیمپ

نئی دہلی میونسپل کونسل کے ذریعہ 21 مارچ 2015ء کو سنجے کیمپ، چانکیہ پوری واقع جھگی جھوپڑی بستی میں ایک خاص ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ میں تقریباً 500 سے زیادہ لوگوں نے اپنی جانچ کروائی۔

اس ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا افتتاح دلی کینٹ سے رکن قانون ساز اسمبلی (MLA) و ممبر، نئی دہلی میونسپل کونسل جناب سریندر سنگھ نے کیا۔ اس موقع پر نئی دہلی میونسپل کونسل کے رکن جناب عبدالرشید انصاری و میونسپل کونسل کے دیگر اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔

نئی دہلی میونسپل کونسل کے محکمہ صحت سے 15 ڈاکٹروں کی ایک ٹیم و 50 پیرا میڈیکل اسٹاف کو کیمپ میں لگایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ رام منوہر لوہیا اسپتال نرسنگ کالج کی trainee نرسوں نے بھی اس کیمپ میں حصہ لے کر اپنی خدمات مہیا کرائیں۔ اس سے پہلے نئی دہلی میونسپل کونسل ایسے آٹھ ہیلتھ چیک اپ کیمپوں کا انعقاد اپنے علاقہ کی جھگی جھوپڑی بستیوں میں کر چکی ہے۔

کونسل کی سرگرمیاں

نَویگ اسکولوں نے یومِ قیام منایا

نئی دہلی میونسپل کونسل نے 25فروری 2015ء کو نویگ اسکولوں کا 42واں یومِ قیام میونسپل کونسل کے کنوینشن سینٹر میں منایا۔ اس موقع پر نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب جلج شریواستو نے نویگ اسکولوں کے سابق طلباء واساتذہ کے لئے ایک ویب سائٹ ''نویگ اسکول-یادیں'' کا افتتاح کیا۔ جناب جلج شریواستو نے نویگ اسکولوں کے پرانے نغموں کی بھی ایک سی-ڈی-''نویگ کے ترانے'' نام سے جاری کی۔

اس پروگرام میں نویگ اسکولوں کے کئی سابق ممبران، طلباء واساتذہ نے حصہ لیا اور اپنی اپنی پرانی یادوں کا بھی ذکر کیا۔ اس موقع پر ''کل کے شہریوں کے لئے اسکولی زندگی کی نئی تشریح'' موضوع پر ایک سیمنار کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس میں کئی ماہرینِ تعلیم نے اپنے خیالات پیش کئے۔ اس موقع پر نویگ اسکولوں کے طلباء نے کئی پروگرام بھی پیش کئے۔

محکمۂ چیف آڈٹ کے ذریعہ ''آڈٹ کی کارکردگی'' پر سیمنار

نئی دہلی میونسپل کونسل کے محکمۂ چیف آڈٹ کے ذریعہ 26 و 27فروری 2015ء کو ایک دو روزہ سیمنار ''آڈٹ کی کارکردگی'' موضوع پر این-ڈی-ایم-سی-فیز-II کی بلڈنگ میں انعقاد کیا گیا۔ اس سیمنار کی صدارت چیف آڈیٹر محترمہ ورشا تیواری نے کی۔ سیمنار کا اہم مقصد آڈٹ کے معیار کو بڑھانا تھا۔ اس سیمنار میں جناب جے-جے-آریہ، نائب چیف آڈیٹر، جناب ایس-سی-بشٹ، جناب چندر شیکھر نائب مالی صلاح کار، جناب این-کے-تنور، ایس-ای، جناب نریش ورما، ایس-ای، جناب ایچ-سی-شرما، ای-ای، جناب سنجے سنگھل، ایس-ڈی-وی-I، سینئر آڈیٹر و جناب ہریش کمار، اے-او- نے مختلف موضوعوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سبھی trainees نے سیمنار کی تعریف کرتے ہوئے اس طرح کی کوششوں کو جاری رکھنے کی درخواست کی۔

نئی دھلی میونسپل کونسل کے ذریعہ گھر گھر سے کوڑا جمع کرنے پر ورکشاپ

نئی دہلی میونسپل کونسل نے 21 فردری 2015ءکو میونسپل کونسل کے علاقہ میں گھر گھر سے کوڑا اکٹھا کرنے کے منصوبہ کے عمل پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ یہ منصوبہ نئی دہلی میونسپل کونسل کے علاقہ کی تمام رہائشی کالونیوں، بازاروں، تجارتی احاطوں، عوامی مقامات، بڑے اداروں، دفتروں اور پارکوں وغیرہ میں لاگو کیا جارہا ہے۔

اس ورکشاپ میں 200 سے زیادہ نمائندوں نے حصہ لیا۔ یہ نمائندے غیر سرکاری تنظیموں، تشویش ماحولیات، تحقیقی گروپ، ٹاٹا توانائی تحقیق ادارے، رہائشی بہبود کمیٹی اور مارکیٹ ایسوسی ایشن سے آئے تھے۔ اس موقع پر آئے ہوئے سبھی اداروں کے نمائندوں نے ایک دوسرے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ماہرین نے ورکشاپ کو خطاب بھی کیا۔ اس ورکشاپ کے موقع پر ایک نکّڑ ناٹک کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس میں گھر گھر سے کوڑا جمع کرنے واس کے استعمال اور طور طریقوں کو بھی دکھایا گیا۔

نئی دہلی میونسپل کونسل علاقہ میں گھریلو کوڑا صد فیصد گھر گھر سے ہی اکٹھا کیا جائے گا اور اس کو الگ الگ کر کے رسائیکل بھی کیا جائے گا۔ اس بات پر بھی زور دیا جائے گا کہ سائنسی ڈھنگ سے جمع اور اس کا مناسب انتظام کرنے سے کوڑے کو ایک وسائل کے طور پر استعمال میں لایا جا سکے۔

میونسپل کونسل ملازمین کو ھولی کے موقع پر ایل-ای-ڈی بلبوں کی تقسیم

نئی دہلی میونسپل کونسل نے وزیرِ اعظم ہند کے ''پرکاش پتھ پروگرام'' کو لاگو کرنے کے مقصد سے اپنے تمام ملازمین کو ہولی کے مبارک موقع پر تین-تین ایل-ای-ڈی بلب دے رہی ہے۔ اس سے قبل ملازمین کو ہولی پر مٹھائی تقسیم کی جاتی تھی۔ اس کے بدلے اب ایل-ای-ڈی (LED) بلب دینے سے نہ صرف ملازمین کی زندگی میں چمک اور خوشحالی آئے گی بلکہ اس سے ان کے گھریلو بجلی کے بلوں میں بھی بچت ہوگی۔ تقریباً بیس ہزار LED بلب تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ نئی دہلی میونسپل کونسل دہلی میں ایسا پہلا power distribution system ہو گیا ہے جو پرکاش پتھ پروگرام کو سب سے پہلے اپنے حلقہ میں لاگو کر رہا ہے۔

معلوم ہو کہ اس سے قبل جنوری کے پہلے مہینہ میں نئی دہلی میونسپل کونسل کے صدر جناب جلج شریواستو نے ''پرکاش پتھ پروگرام'' کو اپنے علاقہ میں لاگو کرنے کے لئے ''پالیکا نوجیوتی مشن'' کا اعلان کیا تھا۔ ہولی کے موقع پر LED بلبوں کی تقسیم اسی مشن کے تحت کی جا رہی ہے۔

اس پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے میونسپل کونسل علاقہ میں سڑکوں پر لگی روایتی لائٹوں کو بھی LED بلبوں کے ذریعہ بدلا جائے گا۔ نئی دہلی میونسپل کونسل جلد ہی اپنے تمام گھریلو بجلی صارفین کو ایک منصوبہ کے تحت ایل-ای-ڈی بلب تقسیم کرنے کے عمل پر بھی کام کر رہی ہے۔ جس کے تحت دو ایل-ای-ڈی بلب تمام رجسٹرڈ گھریلو بجلی صارفین کو 104 روپے فی بلب کی شرح سے دیئے جائیں گے۔

نئی دہلی میونسپل کونسل اس منصوبہ کے تحت یہ توقع کرتی ہے کہ اس سے ایک بہت بڑی مقدار میں بجلی کی بچت ہوگی۔

نئی دلّی میونسپل کونسل

پالیکا سماچار

پالیکا سماچار نئی دہلی

☆ جلد......۳۸ ☆ شمارہ......۳-۴ ☆ دوماہی ☆ مارچ، اپریل ۲۰۱۵ء

اس شمارہ میں

☆ اداریہ ☆

اداریہ:			۱
شخصیات وادبیات:	فلمی نغموں کی روشنی میں ساحرلدھیانوی	محمد اسلم	۱۲
کہانیاں/افسانے/معلومات	''ہے دیر کتنی مٹّی میں......؟'' رشتے (Relations) ہمارے قومی دن اور عالمی یوم	حنیف سید نسرین الیف انور محمد رضی الدین معظم	۱۵ ۲۳ ۱۸
نظم	شمعِ حیات	الحاج پروفیسر سید فضل امام رضوی	۱۷
خبرنامہ		ادارہ	۳تا۱۱

❖ غزلیات ❖

عندلیبؔ زمانی ---------- ۱۴

ہریندر گیری شادؔ ---------- ۱۴

سلامؔ بنارسی ---------- ۱۷،۲۱

ڈاکٹر ممنونؔ حسن خاں ---------- ۲۰

رضوانؔ الرضا رضوان ---------- ۲۰

رئیسؔ الدین رئیس ......(حمد،نعت)---------- ۲۰

ڈاکٹر قمرؔ رئیس بہرائچی......(رباعیات،غزل)---------- ۲۱

عظیم الدین عظیمؔ ---------- ۲۲

ڈاکٹر بختیار نوازؔ ---------- ۲۴

سید مستجاب عباس زیدی (شوقؔ چاندپوری) ---------- ۲۴

''تحریروں میں اظہارِ خیال مصنفین کے اپنے ہیں۔ اس سے ادارتی بورڈ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ مدیر کو ان تحریروں میں اصلاح اور قطع و برید کا پورا حق ہے۔ اِن خیالات پر کسی طرح کے اعتراضات کا حق مصنفوں کا ہی ہے اور کسی بھی تنازعہ کی قانونی چارہ جوئی دلّی کی عدالت میں ہوگی۔'' (مدیر)

☆ ادارتی بورڈ ☆

جلد ۳۸۔دوماہی۔شمارہ ۳-۴ مارچ، اپریل ۲۰۱۵ء

سرپرست

جلج شریواستو

☆☆

چیف ایڈیٹر

نِکھِل کمار

☆☆

ڈپٹی چیف ایڈیٹر

جگجیون بخشی

☆☆

ایڈیٹر و ناشر

انیتا جوشی

☆☆

تعاون

انیس فاطمہ

سنیتا بوہادیہ

آصف علی

محمد اسلم

☆☆☆

فی شمارہ -/20 روپیہ

سالانہ -/100 روپیہ

پانچ سال کے لیے -/400 روپیہ

ترسیل زر کا پتہ: سکریٹری نئی دلی میونسپل کونسل پالیکا کیندر

پارلیمنٹ اسٹریٹ نئی دلی۔۱۱۰۰۰۱

خط و کتابت کا پتہ: ایڈیٹر پالیکا سماچار اردو شعبۂ اردو کمرہ ۱۲۰۹

پالیکا کیندر پارلیمنٹ اسٹریٹ نئی دلی۔۱۱۰۰۰۱

فون نمبر: 70/3209 to 41501354

اداریہ

(مدیر کے قلم سے) مارچ، اپریل ۲۰۱۵ء

نئی دہلی میونسپل کونسل کی ایک صدی کی تاریخ میں افسران/ ملازمین نے کونسل کی ترقی میں اپنا قابل ذکر تعاون دیا ہے اور اس باڈی کی تعمیر میں اپنا اہم کردار نبھایا ہے۔ نئی صدی میں کونسل کے علاقہ کو عالمی سطح پر ایک اسمارٹ سٹی بنانا ہم سبھی کا ایک مشترکہ خواب ہے۔ یہ خواب تبھی مکمل ہوسکتا ہے جب اس کوشش میں نئی دہلی میونسپل کونسل علاقہ کے رہائش پذیر لوگوں، ادیمیوں اور سیاحوں کو شامل کیا جائے۔ ''سوچھ بھارت ابھیان''، پارکنگ آٹومیشن و موبائل ایپ، فری وائی فائی، سولر پروجیکٹ اور 3 ڈی ڈیجٹل میپنگ- یہ اس سمت میں کی گئیں کچھ کوششیں ہیں جسے کڑی محنت سے مکمل کر کے ایک بہتر منظّم پالیکا کی مثال قائم کی جاسکتی ہے۔ صحتمند ماحولیات، جدید مواصلات و بہتر طرزِ زندگی پر مشتمل صاف شہر کو ہی اسمارٹ شہر بنایا جاسکتا ہے۔

کونسل نے نظرانداز کی گئیں خواتین کے لئے اُورجہ منصوبہ کی ابتدا کر کے انکی زندگی میں ایک نئی صبح لانے کی کوشش کی ہے۔ کونسل نے ضرورتمند و ذہین طالبات کے لئے ہوسٹل کی تعمیر کی ہے۔ مسافر خواتین کے لئے کونسل کیب کی خدمات بھی مہیا کرائے گی۔ اس کے تحت خواتین کو پیشہ ور ڈرائیوروں کے طور پر ہنرمند بنایا جارہا ہے۔

کسی بھی ملک اور سماج کی ترقی کے لئے اس ملک کے شہریوں کا صحتمند ہونا نہایت ضروری ہے۔ صحتمند شہری ہی ملک کو خوشحال و ترقی یافتہ بناتے ہیں۔ اس سمت میں کونسل اپنے علاقہ کے شہریوں کو دیگر سہولیات مہیا کرانے کے علاوہ صحت کے تئیں بھی بیدار کررہی ہے۔ راہ گیری، آؤٹ ڈور جم کا قیام، فٹ بال اکیڈمی وغیرہ اس کی مثال ہیں۔

گزشتہ سال کونسل ملازمین کے لئے متعدد فلاحی منصوبوں کی شروعات کی گئی۔ جس میں Skilled Development Training Centre ولڑکوں کے لئے تکنیکی ادارے کا قیام خاص ہیں۔ مستقبل میں بھی کونسل افسران و ملازمین وفاداری کے ساتھ اس تنظیم کی ترقی میں کوشاں رہیں گے۔

نکھل کمار
چیف ایڈیٹر

"پالیکا سماچار اردو نئی دھلی"، میونسپل کونسل کے لیے انیتا جوشی نے شائع کیا اور نوتن پرنٹرس F/89/12 اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیس 1، نئی دہلی 110020، Tel.: 26817055